



سوال

مختلم پر غسل کب واجب ہوتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ اختلام سے غسل واجب ہوتا ہے جس میں آدمی صریحاً عمل مباشرت دیکھے اور منی بھی خارج ہو اور اگر سونے ہوئے منی تو خارج ہو لیکن عمل مباشرت نظر نہ آئے تو وہ غسل نہیں کرتا اور اس پر تقریباً آٹھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے وہ پوچھتا ہے کہ ان سالوں کی نماز کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہے کہ خروج منی سے غسل واجب ہو جاتا ہے جب وہ حالت بیداری میں لذت کے ساتھ ٹپک کر خارج ہو اور خواب میں مطلقاً خارج ہو کیونکہ امام احمد نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إذا فحخت الماء فاعسل وان لم یکن فاصفا فلا تقبل) (سنن ابی داود)

جب پانی چھل کر نکلے تو غسل کرو اور اگر چھل نہ نکلے تو غسل نہ کرو

(فصح) کے معنی پانی کے چھل کر اور چھلک کر خارج ہونے کے ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا کیا اختلام ہونے کی صورت میں عورت پر بھی غسل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(نعم اذارت الماء) (صحیح بخاری)

"ہاں اگر وہ پانی دیکھے۔ وجوب غسل مباشرت کے ساتھ مقید نہیں ہے بلکہ یہ خروج منی کے ساتھ مقید ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

(إذا فحخت الماء فاعسل) (سنن ابی داود)

"جب پانی چھل کر نکلے تو غسل کر لو۔"



حالت بیداری میں مرد اور عورت کے صرف نختہ کے مقامات ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو لہذا اس سائل کو چاہیے کہ جو احتلام کی صورت میں منی خارج ہو نے اور خواب نظر نہ آنے کی وجہ سے غسل نہیں کرتا رہا مقتدر بھر کوشش کر کے ان تمام گزشتہ سالوں کی نمازوں کو پڑھے

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 1 ص 292

محدث فتویٰ